ازعدالت عظمیٰ

1952

5دسمبر

گوداواری پارولکر

بنام

ریاست بمبئی ودیگران

[پٹنجلی شاستری چیف جسٹس، مکھرجیہ، چندر سیکھرا ایئر،

ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950، جیسا کہ امتناعی نظر بندی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1952 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، دفعہ 11 -آیا امتیازی- جواز- آئین بھارت، 1950، آرٹیکل 22,14(7)(ب)-"جب تک کہ حکم میں ایک مختصر مدت کی وضاحت نہ کی جائے"، کا مطلب-

دفعہ 11 -الف جسے امتناعی نظر بندی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1952 کے ذریعے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 میں شامل کیا گیا تھا، اس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ زیادہ سے زیادہ مدت جس کے لیے کسی بھی شخص کو کسی بھی حراستی حکم کے مطابق نظر بندی میں رکھا جا سکتا ہے جس کی دفعہ 11 کے تحت تصدیق کی گئی ہے وہ نظر بندی کی تاریخ سے بارہ ماہ ہوگی- لیکن ذیلی دفعہ-(2) قیدیوں کو دو زمروں میں تقسیم کر کے اس کو اہل بنایا: (الف) وہ جن میں 30 ستمبر 1952 سے پہلے نظر بندی کے حکم کی تصدیق کی گئی تھی، اور (ب) وہ جن میں تصدیق اس تاریخ کے بعد ہوئی تھی، اور اس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ سابقہ معاملے میں، جب تک کہ حکم میں کوئی مختصر مدت متعین نہ کی گئی ہو، نظر بندی یا تو یکم اپریل 1953 تک جاری رہے گی، یا نظر بندی کی تاریخ سے بارہ ماہ تک، جو بھی بعد میں منقضی ہو جائے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ مانا گیا، (i) کہ دفعہ، آئین کے آرٹیکل 14 یا آرٹیکل 22 (7) (ب) کی خلاف وازی محض اس وجہ سے نہیں کرتی ہے کہ اس نے ایک نئی درجہ بندی متعارف کرائی جس نے نظر بندی کو ایکٹ سے پہلے اور اس کے بعد کے حصوں میں تقسیم کیا، کیونکہ درجہ بندی معقول تھی۔ اس سیکشن میں ان افراد کے درمیان کوئی امتیازی سلوک شامل نہیں تھا جن کی نظر بندی کی تصدیق 30 ستمبر 1952 سے پہلے ہوئی تھی، صرف اس وجہ سے کہ اس سیکشن کے نتیجے میں، کچھ افراد کی صورت میں نظر بندی کی مدت زیادہ ہوسکتی ہے اور دوسروں کی صورت میں یہ کم ہوسکتی ہے۔

شام راؤ پارولیکر بمقابلہ ضلع مجسٹریٹ، تھانا اور دیگر ([1952] ایس سی آر 683) کا حوالہ دیا گیا

(ii) کہ 16 اکتوبر 1951 کو دیا گیا نظر بندی کا حکم، جس میں نظر بندی کی کسی مدت کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، ایسا معاملہ نہیں تھا جہاں حکم میں دفعہ 11-الف (2) کے معنی کے اندر ایک مختصر مدت کی وضاحت کی گئی تھی۔ صرف اس وجہ سے کہ نظر بندی کی میعاد منقضی ہوگئی ہوتی، یا تو 31 مارچ 1952 کو، یا 30 ستمبر 1952 کو، لیکن ترمیم ایکٹ کے لیے۔

بنیادی دائرہ اختیار: آئین بھارت کے آرٹیکل 32 کے تحت ہیبس کارپس کی نوعیت رٹ کے لیے پٹیشن، پٹیشن نمبر 399 سال 1952۔

درخواست گزار: گوداوری پارولیکر ذاتی طور پر۔

مدعاعلیہ کی طرف سے: ایم سی سیتلواڈ اٹارنی جنرل برائے بھارت، (بشمول جی این جوشی اور پی اے مہتا)۔

5 دسمبر 1952، عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس بوس: یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک ہیبس کارپس پٹیشن ہے۔ درخواست گزار کو 16 اکتوبر 1951 کو امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کے تحت نظر بند کیا گیا تھا جس سے 1951 میں ترمیم کیا گیا تھا۔ اس کی نظر بندی دراصل اس سے زیادہ طویل تھی لیکن اس سے پہلے کی نظر بندیاں مختلف احکامات کے تحت تھیں جو موجودہ معاملے سے متعلق نہیں ہیں۔ موجودہ نظر بندی ضلع مجسٹریٹ تھانا کے حکم پر مبنی ہے، اور صرف یہ کہتا ہے کہ درخواست گزار کو نظر بندی میں لیا جائے، بغیر کسی مدت کی وضاحت کے۔ تصدیق کا حکم 4 جنوری 1952 کو صادر کیا گیا تھا، اور پھر سے کوئی مدت متعین نہیں کی گئی تھی۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ ہے کہ چونکہ حکم میں کوئی مدت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

متعین نہیں کی گئی تھی، اس لیے اس کی نظر بندی کی مدت 1951 کے ترمیم شدہ ایکٹ کی وجہ سے 31 مارچ 1952 کو ختم ہوگئی؛ یا30 ستمبر 1952 سے باہر، ایکٹ XXXIV بابت 1952 کی وجہ سے، جس نے مزید ترمیم کو متاثر کیا۔

ریاست بمبئی کی جانب سے جواب یہ ہے کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 میں ایکٹ LXI بابت 1952 کے ذریعے دوبارہ ترمیم کی گئی تھی اور اس ترمیم سے درخواست گزار کی نظر بندی کو 31 مارچ 1953 تک لے جانا تھا، دفعہ 11-الف کی وجہ سے جو 1950 کے اصل ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا۔

درخواست گزار یہ کہہ کر جواب دیتا ہے کہ نیا ایکٹ ان معاملات پر لاگو نہیں ہوتا ہے جن میں نظر بندی کا حکم اس کی مدت کے بارے میں خاموش نہیں ہوتا ہے اور اس لیے دفعہ 11-الف اس کی نظر بندی کی مدت میں توسیع کا کام نہیں کرتا ہے۔ وہ دفعہ 11-الف (2) کے درج ذیل حصے پر انحصار کرتی ہے:

......ہر نظر بندی کا حکم جس کی امتناعی نظر بندی (دوسری ترمیم) ایکٹ 1952 کے نفاذ سے قبل دفعہ 11 کے تحت تصدیق کی گئی ہو، جب تک کہ حکم میں ایک مختصر مدت کی وضاحت نہ کی جائے، یکم اپریل 1953 تک نافذ رہے گا۔

درخواست گزار تسلیم کرتی ہے کہ اس کی نظر بندی کے حکم میں کوئی مختصر مدت متعین نہیں کی گئی ہے لیکن اس کا مؤقف ہے کہ چونکہ اس کی نظر بندی یا تو 31 مارچ 1952 کو یا 30 ستمبر 1952 کو ختم ہو جاتی، اس لیے ان دو تاریخوں میں سے ایک کو اب حکم میں پڑھنا چاہیے اور جب یہ ہو جاتا ہے تو ہمارے پاس ایک حکم ہوتا ہے جو مختصر مدت کی وضاحت کرتا ہے، لہذا دفعہ 11-الف (2) اس کی نظر بندی میں توسیع کرنے کا کام نہیں کرتا ہے۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ دفعہ واضح ہے اور جب تک کہ حکم میں مختصر مدت کی وضاحت نہ کی گئی ہو، سیکشن 11-الف (2) لاگو ہوتا ہے۔ ہم ان الفاظ "یا پہلے کے ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے متعین کیے گئے متصور ہونے چاہیے" کو سیکشن میں شامل نہیں کر سکتے ہیں۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 11-الف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2) نے قانونی طور پر نظر بندی کی مدت کو یکم اپریل 1953 تک بڑھا دیا۔

درخواست گزار کا اگلا نقطہ آئین کے آرٹیکل 14 اور 22(7)(ب) پر مبنی ہے۔ یہ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ 1950 کے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(الف) جائز نظر بندی کی بنیاد کو تین زمروں میں درجہ بندی کرتا ہے۔آرٹیکل 22(7)(ب) پارلیمنٹ کو زیادہ سے زیادہ مدت مقرر کرنے کا اختیار دیتا ہے جس کے لیے کسی بھی شخص کو" کسی بھی مقدمات کے زمرے یا زمروں میں" نظر بندی میں رکھا جا سکتا ہے۔ درخواست گزار کا استدلال ہے کہ یہ ہر زمرے کے لیے زیادہ سے زیادہ صرف ایک اجازت دیتا ہے اور اگر کسی زمرے کے اندر "مساوی" کے لیے مختلف میکسما فراہم کیا جاتا ہے تو یہ نہ صرف آرٹیکل 22(7)(ب) کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ آرٹیکل 14 کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے جیسا کہ اس عدالت فیصلوں کے ذریعے تشریح کی گئی ہے۔اس کے بعد وہ دلیل دیتی ہیں کہ دفعہ 11-الف، جسے اب دوسرے ترمیم شدہ ایکٹ 1952 (ایکٹ LXI بابت 1952) کے ذریعے متعارف کرایا گیا ہے، ایسا ہی کرتا ہے اور اسی طرح یہ انتہائی غیر قانونی ہے۔اس کا نقطہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

دفعہ 11-الف کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 11 کے تحت تصدیق شدہ کسی بھی نظر بندی کے حکم کے مطابق کسی بھی شخص کو زیادہ سے زیادہ مدت جس کے لیے نظر بندی میں رکھا جا سکتا ہے، نظر بندی کی تاریخ سے بارہ ماہ ہوگی۔لیکن ذیلی دفعہ (2) نظر بندی کو دو زمروں میں تقسیم کر کے اس کو اہل بناتی ہے۔ (الف) وہ جن میں 30 ستمبر 1952 سے پہلے نظر بندی کے حکم کی تصدیق کی گئی تھی، اور (ب) وہ جن میں تصدیق اس تاریخ کے بعد ہوئی تھی، اور اس میں کہا گیا ہے کہ سابقہ معاملے میں، جب تک کہ حکم میں ایک مختصر مدت کی وضاحت نہ کی جائے، نظر بندی یا تو یکم اپریل 1953 تک جاری رہے گی، یا نظر بندی کی تاریخ سے بارہ ماہ تک، جو بھی بعد میں منقضی ہو جائے۔ وہ کہتی ہیں کہ اس سے ایک نئی درجہ بندی متعارف ہوتی ہے جو نظر بندی کو ایکٹ سے پہلے اور اس کے بعد میں تقسیم کرتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ غیر قانونی ہے، پہلا، کیونکہ یہ اس طبقے میں امتیازی درجہ بندی متعارف کراتا ہے جس سے وہ ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت تعلق رکھتی ہے اور دوسرا، کیونکہ اس میں اس نئے زمرے میں بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

امتیازی سلوک شامل ہے جس میں اس کو دوسرے ترمیم شدہ ایکٹ 1952 کے ذریعے بنائے گئے نئے ذیلی ڈویژن کے ذریعے پھینکا گیا ہے۔

جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے، شمراؤ وی پارولیکر بمقابلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، تھانا، اور دیگران میں تناسب کا فیصلہ یہاں لاگو ہوتا ہے۔ اس صورت میں، حراستوں کو ان میں تقسیم کیا گیا جن پر مشاورتی بورڈ پہلے ہی غور کر چکا اور جن پر نہیں کر چکا تھا۔ اس کی تائید کی گئی۔ یہاں تقسیم کی لکیر مختلف ہے، یعنی ایک مخصوص تاریخ، لیکن اصول ایک ہی ہے اور اس کی معقولیت وقتاً فوقتاً کی جانے والی مختلف ترامیم پر غور کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

1950 کے ایکٹ کی مدت، جو کہ اصل ایکٹ تھا، ترمیم شدہ ایکٹ (ایکٹ XXXIV بابت 1952) کی دفعہ 2 کے ذریعے یکم اکتوبر 1952 تک بڑھا دی گئی تھی، اور دفعہ 3 کا کام 14 مارچ 1952 کو نافذ العمل تمام نظر بندی کی مُدت کو بڑھانا تھا، (بشرطیکہ اس تاریخ سے پہلے ان کی تصدیق ہو چکی ہو) جب تک کہ اصل ایکٹ نافذ العمل تھا۔ اس تاریخ پر اس کا مطلب 1 اکتوبر 1952 تک تھا۔ لیکن 1952 کے دوسرے ترمیم شدہ ایکٹ نے اصل ایکٹ کی مدت کو 31 دسمبر 1954 تک بڑھا دیا۔ لہذا، دفعہ 11 ۔الف کی عدم موجودگی میں ان تمام نظر بندیوں کو اس تاریخ تک بڑھا دیا جاتا۔ لیکن دفعہ 11 ۔الف نے اس میں ترمیم کی اور یکم اپریل 1953 کو ان پرانی حراستوں کی تازہ ترین تاریخ کے طور پر رکھا، اس لیے اس سے ایک فائدہ ملا اور اسے غیر معقول نہیں سمجھا جا سکتا۔ دفعہ 11 ۔الف کی ذیلی دفعہ (3) سے پتہ چلتا ہے کہ یہی مقصد تھا۔

لیکن درخواست گزار نے امتیازی سلوک کی بنیاد پر توضیعات پر اعتراض کیا۔ اُس نے کہا کہ یہاں تک کہ 30 ستمبر 1952 سے پہلے اور بعد میں نظر بندیوں کی نئی درجہ بندی کو اچھا مانتے ہوئے، دفعہ 11 ۔الف اس کے باوجود امتیازی ہے کیونکہ یہ اُن کی زمرے کے لوگوں کے درمیان امتیازی سلوک کرتا ہے، یعنی وہ لوگ جن کی نظر بندی 30 ستمبر سے پہلے کی گئی تھی اور تصدیق کی گئی تھی۔ اس نے اس طرح کہا۔

اپنی خود کی نظر بندی کے معاملہ میں اس نے نشاندہی کی کہ اگر دفعہ 11 ۔الف ٹھیک ہے تو یہ یکم اپریل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1953 تک جاری رہے گی یعنی اس کی نظر بندی 16 اکتوبر 1951 سے یکم اپریل 1953 تک 17½ ماہ کی مدت کے لیے ہوں گے۔ دوسری طرف، اس کے بعد نظر بندی میں لیا گیا شخص، جیسے کہ یکم ستمبر 1952، بھی یکم اپریل 1953 کو رہا ہونا تھا، اور اس لیے اسے صرف چھ ماہ کی نظر بندی میں رکھا جاتا۔

یہ، ہماری رائے میں، آرٹیکل 14 کے معنی میں امتیازی سلوک نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت طے کی جا سکتی ہے، یا تو کسی خاص مدت کی وضاحت کر کے، جیسے بارہ ماہ، یا ایک بیرونی حد مقرر کر کے، اور ایسی صورت میں یہ ناگزیر ہے کہ ہر انفرادی معاملے میں نظر بندی کی مدت مختلف ہوگی۔ بعد کی تاریخ میں نظر بندی میں لیے جانے والوں کو کم وقت کے لیے نظر بندی میں رکھنے کا پابند ہے۔ حکومت ہر ایک کو ایک ہی مدت کے لیے نظر بندی میں رکھنے کی پابند نہیں ہے۔ اس کے پاس اختیار تمیزی ہے۔ مزید برآں، مناسب حکومت کو پہلے ہی کسی بھی وقت نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس نکتے پر شامراؤ وی پارولکر بمقابلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، تھانا، اور دیگر اں میں غور کیا گیا اور اسے زیر حراست فرد کے خلاف فیصلہ دیا گیا تھا۔

درخواست گزار نے اہلیت کی بنیاد پر اپنی درخواست دوبارہ کھولنے کی کوشش کی اور دوبارہ دعوی کیا کہ نظر بندی کی بنیاد مبہم ہے۔ وہ شامراؤ وی پارولکر بمقابلہ ریاست بمبئی پر انحصار کرتی ہے جہاں اس عدالت کے ایک اور بنچ نے ایک اور زیر حراست شخص کو ایسے حالات میں رہا کیا تھا جو اس کے مطابق بہت ملتے جلتے ہیں۔ ہم اس کی اجازت دینے سے قاصر ہیں کیونکہ اس کی درخواست پہلے ہی میرٹ پر مسترد ہو چکی ہے۔ انہیں صرف آئینی نکات پر دلیل دینے کی اجازت تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دوسری عرضی میں اس حقیقت کو عدالت کی نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا۔ درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیکش۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document